

ہے۔ اس میں عربی کے تین صفحے اور انگریزی کے بھی اسی صفحے ہیں۔ رسائل کا مقصد اس فرمودہ الٰہی "انما المؤمنون اخوتہ" کی نشر ادا شاعت کر کے وحدتِ عالم اسلامی کے قیام کی کوشش کرنا ہے۔ عربی صفحے میں ایک مضمون سابق مفتی فلسطین سید ایمن سعیدی اور دوسرا مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا ہے۔ اور انگریزی صفحے میں ڈاکٹر ایم۔ اے رحمن، پروہری محمد علی، ایر مارشل محمد اصغر خاں، پروہری مذیر احمد خالی چیف ایڈیٹر اور بعض دوسرے مشہور اہل قلم کے مختارین ہیں۔ مفتی ایمن سعیدی صاحب نے اپنے مضمون "الاسلام والوحدة الاسلامیہ" میں وحدتِ اسلامیہ کی گذشتہ تاریخی بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ آج جس مصیبت سے مسلمان دوچار ہیں، اس کا علاج اسی وحدت سے ہو سکتا ہے اور مولانا مودودی کا مضمون بھی اسی موضوع پر ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے کچھ عملی اقدامات بھی تجویز کیے ہیں۔

انگریزی صفحے میں پروہری محمد علی کا مضمون عالم اسلامی اور معائحتی ترقی پر ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے تین یا ان اسلامیت میں جمال الدین افنا فی اور اقبال کے ساتھ عبدہ کو بھی شامل کر دیا ہے۔ لیکن واقعیہ ہے کہ جلو وطنی سے والپی کے بعد شیخ عبدہ نے اس دور کے مصری پان اسلام کو مخالفت کی تھی اور مصری قوم پرستوں کا ساتھ دیا تھا۔

اس قسم کے رسائل کی اور پھر انگریزی اور عربی دو نوی زبانوں میں اسے شائع کرنے کی آج بڑی سختی حضورت ہے، باخصوص عالم عربی میں پاکستان کی آزادی بیت کم پڑھتی ہے۔ ہم امید ہے کہ رسالہ الاحباب عرب دنیا میں پاکستان کا صحیح اسلامی سفیر ثابت ہو گا۔ عربی صفحے میں کچھ پاکستان کے بارے میں بھی ہونا چاہیے تاکہ عرب ملک اس کے ذریعہ پاکستان کے حالات جان سکیں۔

ناشر: مجمعِ عالم اسلامی ॥ ڈاکٹر سنگھ بلڈنگ، شارع قائد اعظم، لاهور

قرآن اور انسان: ازیز و ولایت علی۔

یہ کتاب حیدر آباد کن کے "ادارہ علمیہ" نے شائع کی ہے۔ اس ادارہ کی شائع کردہ کتابوں میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: پیام مشرقی، علامہ مشرقی کی مستدو کتابوں کا خلاصہ۔ اباب زوال امت، غلام احمد پر ویز (خلاصہ)، اسلامی معاشرت، غلام احمد پر ویز۔ سیرت رسول عربی بخطاط نزولی قرآن، پروفیسر محمد اجل خاں۔ حقیقتِ ایصالِ ثواب، محمد جعفر شاہ ندوی (خلاصہ)۔ ان کتابوں سے اس

اوارة ملیئے کے مقاصد اور زیر نظر کتاب کے اسلوب فکر کا اندازہ ہو جائے گا۔ چنانچہ اس اوارہ کا مقصد یہ بتایا گی ہے کہ ”تمام مذاہب کی اصول یکسانیت کو علمی اندازیں ظاہر کی جائے تاکہ فطری اصول کے مطابق صحت بخش انسانیت کی روشنایا ہو۔“

اس کتاب میں مصنف نے انسان کی تخلیق - آدم کی خلافت - اسلام، الہامت خداوندی - اتباع رسول اور مغفرت - آخرت - بعثت بعد الموت - جہنّم اور شفاعت وغیرہ پر بحث کی ہے اور اپنے نقطہ نظر کو تمام تر آیات قرآنی کے ارواد ترجیح کے ذریعہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ لفاظ القرآن کی تشریح میں بیشتر جانب پر دیز صاحب کا تبیخ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بعض موقتوں پر علامہ مشرقی، علامہ اقبال اور مولانا رومی کے اشعار سے بھی مدد لی گئی ہے۔ متقود دیگر پر مولانا مودودی اور مولانا اشرف علی صاحب تھاؤی کے ترجمہ قرآن کے بھی حوالے ہیں اور بعض دوسرے مفسرین کے بھی اقوال تقلیل کیے گئے ہیں۔

ان سب بحث میں مصنف کا بحث نقطہ نظر ہے وہ مشرد رع کتاب میں یوں دیا گیا ہے: ”علم صحیح ہوتا عمل بھی صحیح ہو گا اور عمل غلط ہو تو نتیجہ بھی ذلت و رسوائی ہو گا..... نتائج سے بے پرواہ کر صرف اپنے عقیدہ و عمل کو صحیح اور دوسرا کو غلط قرار دینا فریب نفس ہے جس میں دنیا کی ہر قوم مبتلا ہے.....“ اسی بنا پر مصنف نے حضرت آدم کے قصہ سے یہ اخذ کیا ہے: ”مقام آدم یہ ہے کہ کائنات کی تمام قیمت (جھیں ملا کر کہا گیا ہے) اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوں۔ جس قوم کے سامنے کا ستاقی قیس نہیں بھیکتیں، وہ قوم (قرآن کی رو سے) صفت ادمیت میں شمار ہونے کے قابل بھی نہیں۔“ انسان کی تخلیق کے متعلق قرآن میں جو آیات ہیں، ان کا ترجمہ دیتے کے بعد مصنف لکھتے ہیں کہ آدم ابو البشر نہیں۔ انسان کی تخلیق تو ایک طویل تدریجی عمل کا نتیجہ ہے، اور مکدت الہی تدریجی عمل ہی کے ذریعہ کار فراہم اکرتی ہے۔ اس بارے میں انھوں نے مولانا رومی کے مشور اشعار سے استناد کیا ہے جن میں وہ جمادات سے انسان کی ارتقا کا ذکر کرتے ہیں۔ اسی طرح مصنف نے قرآن میں جو حجت و جہنم کا بیان ہے، ان کے دو درجے قرار دیے ہیں۔ ایک اس دنیا میں جہنّم اور دوسرا ہر نے کے بعد کی جہت و جہنم۔ بعثت اللہ الموت کو لمبی موصوف نے دو معنوں میں لیا ہے۔ ایک اس دنیا میں پستی سے عروج و اقبال حاصل کرنا، اور دوسرا موت کے بعد دوسرا می دنیا میں جی الحنا۔ اسلام

کیا ہے؟ اس کا جواب وہ یہ دیتے ہیں : ” مقدود خداوندی تو انین فطرت کی پابندی کرنا ہے نکہ شرع و منہاج کے فروعی مسائل میں بھائے رکھنا۔ جہاں تک صداقت، ویانت، امانت، محبت، عدالت، شجاعت و مرکوزیت وغیرہ اصول سلامتی کا تعلق ہے اور جس کے عمدہ نتائج مقدر و متابد ہیں، آج بھی ہر قوم اور ہر زمہب کی کتبوں میں یکساں طور پر موجود ہیں، اور ظاہر ہے یہ سب اسلامی ہیں ۔“ آج کل ^{Pragmatism} (یہ نظریہ کہ کسی شے کا معیارِ حقیقت صرف یہ ہے کہ اس کا انسانی اغراض و مفہاد سے تعلق ہو) کا بڑا ذریعہ ہے، اور ہمارے ہاں سب سے پہلے علامہ نشری نے اس نظریے کے تحت اسلام کی تفسیر کی تھی۔ زیرِ نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ بلکہ زیادہ واضح انفصالی ہیں اس کے مصنفوں نے پہلوں کی آراء اس میں جمع کر دی ہیں ۔

یہ نظریہ مذہب کی جو اصل روح ہے، اس کے مت فی ہے۔ اور آنحضرت میں یہ خاص ادیت پر منحصر ہوتا ہے۔ مثلاً مصنف صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں : ” مذہبی اعمال تنظیم کا مٹھانچہ ہیں۔ اور تنظیم ان اعمال کی جان۔ تنظیمی اعمال ہی اعمال صالح اور فتح خیر ہوتے ہیں۔ جن اعمال سے مقاصد امن و ترقی کی جان بخل جاتے، وہ اعمال بے جان جسم کے مائدہ نما کارہ اور صرف طفل تسلیاں رہ جاتے ہیں اور کبھی بچل نہیں دیتے۔ اب اگر ہم مذہب کو اس کی ماورائی بلندیوں سے اتار کر اسی سلسلہ پر لے آتے ہیں تو پھر مذہب محض ایک طرح کی افادہ سپرستی اور اتفاقی پسندی ہو کر رہ جائے گا جو کوہہ نہیں ہے۔ مذہب کی اسیں تو کائنات کے خاتی اور عالمین کے رب کے ساتھ ایک بندے کا براہ راست تعلق ہے اور اسی کا عمل مظہر عبادت ہے۔ عبادت کو حرف ظاہری زندگی کی تنظیم تو اور دینا ہمارے خروجی مذہب کے ایک جزو ہی پھول کا کل بنادینا ہے جو بھی نہیں۔ مذہب کا کلی قصور ہوتا ہے اس لحاظ سے اس کی اساس آفاقی و کامیابی ہوتی ہے۔ پس انچارکہ دنیا پر مذہب میں مادرائیت لازمی ہے۔ مصنف نے اس کتاب میں عمل پر بہت زور دیا ہے، اور بے شک میچھ زور دیا ہے، اور یہ بھی لکھا ہے کہ عمل بھی ہی کار آمد ہے جو افراد کو اس پسند اور ترقی پسندی مقصود کے لیے منظم کرے۔ لیکن اس کا تعین کیسے ہو گا کہ کون سا عمل کار آمد ہے۔ عمل کی اہمیت اپنی جگہ لیکن اسلام میں عمل سے پہلے ایمان باللہ ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں اسے کچھ نظر انداز کیا گیا ہے۔ (س)